نماز میں مصحف سے دیکھ کر قرات کا حکم

مفتی دار العلوم حنفیہ رضویہ ڈیرہ غازی خان

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع شریف اس مسئلہ کے بارے میں کہ ترمذی شریف کے آخر میں جس دعاءِ حفظ کا ذکر ہے وہ انسان نوافل میں مصحف شریف ہاتھ میں لے کر ناظرہ بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ بصورت عدم جواز ناظرہ خوان انسان اُس دعا کو کس طرح پڑھے؟ بینوا وتوجروا۔

نماز میں مصحف شریف سے قرأت علماء کے درمیان مختلف فیہ مسئلہ ہے۔

امام ابو حنیفہ اس بارے میں فسادِ نماز کے قائل ہیں جبکہ صاحبین جواز کے قائل ہیں۔ یہی مذہب امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، و جمہور علماء (رحمہم اللہ) کا ہے اور دلائل کی رو سے یہی مذہب راجح ہے۔ لہٰذا ناظرہ خواں اگر مصحف شریف ہاتھ میں لے کر دعاءِ حفظ پڑھتا ہے تو بر بنائے مذہب صاحبین و جمہور ایسا کرنا جائز ہے۔

دلائل جمہور مندرجہ ذیل ہیں:

دلیل اول: حضرت عائشہ صدیقہ کے غلام ذکوان انہیں مصحف سے دیکھ کر قرآن سناتے تھے۔ امام بخاری تعلیقاً روایت کرتے ہیں: "**وكانت عائشة يؤمها عبدها ذكوان من المصحف. (ووصل هذا ابن ابى شيبة فى مصنفه)** بخاری شریف (ج۱، ص ۹۶)

علامہ بدر الدین عینی حنفی اس حدیث کے متعلق رقمطراز ہیں:

ظاهره يدل على جواز القرأة من المصحف فى الصلوٰة (عمدۃ القاری، ج ۵، ص ۲۲۵) اس سے ظاہر طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصحف سے دیکھ کر قرأت کرنا جائز ہے۔

دلیل دوم: **كان انس يصلى وغلام خلفه' يمسك له المصحف و اذا تعايا فى اية فتح له المصحف۔** (عمدۃ القاری، ج ۵، ص ۲۲۵)

دلیل سوم: علامہ اکمل الدین بابرتی حنفی عنایہ شرح ہدایہ میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے۔

اعطوا اعینکم من العبادت حظها قیل وما حظها من العبادة قال النظر فی المصحف ۔(العنایۃ شرح ھدایہ علی ھامش فتح القدیر، ج۱،ص ۳۵۱ وحاشیہ چلپی، ج۱،ص ۱۵۸)

دلیل چہارم:وسأل الزهری عن رجل یقرأ فی رمضان فی المصحف فقال کان خیارنا یقرأون فی المصاحف۔حاشیہ البنایۃ شرح الھدایہ، ج ۲،ص ۴۸۴)

یہاں تک ہم نے بالاختصار صاحبین اور جمہور کی طرف سے چند دلائل نقلیہ بیان کئے۔ اور امام صاحب نے اس بارے میں جس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ امام ابوبکر بن ابوداوٗد اپنی سند سے حدیث لاتے ہیں:

عن ابن عباس رضی الله عنه قال نهانا امیر المؤمنین بان نوم الناس فی المصاحف. کتاب المصاحف منقول از بنایة، ج۱،ص ۴۸۵

اس حدیث کے کئی جواب ہو سکتے ہیں۔

اوّلاً: یہ نہی تنزیہی ہے جس کا مفاد صرف خلافِ اولیٰ ہے۔ اور اس پر قرائن ہماری پیش کردہ احادیث ہیں جن میں صراحۃً قرأت من المصاحف کا جواز ہے ورنہ احادیث میں تعارض ہوگا۔

ثانیاً: اس حدیث کی سند ہمارے پیش نظر نہیں ہے تاکہ اس حدیث کی صحت وضعف معلوم کیا جاسکے۔

ثالثاً: یہ حدیث مجمل ہے۔کون سے امیر المؤمنین نے منع کیا اور کیوں کیا؟ اور کن حالات میں کیا؟

رابعاً: یہ حدیث نوافل کے متعلق نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ نوافل کی امامت کا رواج نہیں ہے اور مسئلہ ما نحن فیه نوافل کے متعلق ہے۔

باقی امام صاحب علیہ الرحمۃ نے عقلی طور پر استدلال کرتے ہوئے حمل مصحف کو عمل کثیر قرار دیا اور یہ بھی فرمایا کہ ایسا کرنے میں تلقین من الخارج ہے۔ تو ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے:

انه ﷺ صلی حاملاً امامة بنت ابی العاص علی عاتقهٖ فاذا سجد وضعها واذا قام حملها۔(فتح القدیر، ج۱،ص ۳۵۰)

اگر یہ عمل کثیر نہیں ہے تو حمل مصحف شریف بھی عمل کثیر نہیں ہے۔ فافهم و تدبر باقی

رہی تلقن من الخارج کی بات تو اس کے بارے میں اتنا عرض ہے کہ تلقن من الخارج کی دلیل میں علماءِ مانعین خود اضطراب کا شکار نظر آتے ہیں۔ چنانچہ علامہ عینی رقمطراز ہیں:

حتی اذا قرأ فی المصحف الموضوع ولم یحمله ولم یقلب اوراقه لا تفسد صلوٰته وکذا اذا قرأ من المحراب۔ (البنایۃ فی شرح الہدایۃ، ج ۲، ظ۴۸۳ وحاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، ص ۳۳۶)

تو معلوم ہوا کہ تلقن من الخارج کی دلیل میں نظم ہے۔ ویسے بھی یہ قانون ہے کہ قیاس بمقابلہ نص ہیچ ہے اور تلقن، اور عمل کثیر قیاس ہیں۔

اعتراض: آپ نے صاحبین کی طرف قول جواز کو منسوب کیا ہے۔ حالانکہ صاحبین تشبہ باھل الکتاب کی وجہ سے کراہت کے قائل ہیں۔

جواب: کسی بھی چیز میں مشابہت اس وقت مذموم ہے جبکہ وہ چیز فی نفسہ مذموم ہو۔ یا مشابہت کرنے والے کی نیت ہی مشابہت کی ہو تو وہ قابل مذمت ہے۔ مسئلہ مانحن فیہ میں مصحف شریف اٹھانے والے کی نیت قطعاً مشابہت کی نہیں ہوتی فلہٰذا جب اس کی نیت ہی نہیں ہوتی تو کراہت بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ امام قاضی خان شرح جامع صغیر میں رقمطراز ہیں:

فعلی هذا لوله یقصد التشبه لم یکره عندهما۔ (طحطاوی، ص ۳۳۶)

یہی بات علامہ ابن نجیم حنفی نے بھی بحر الرائق میں کی ہے۔ (بحر الرائق، ج ۲، ص ۱۸)

نیز علماء مانعین نے دو وجوہ قرأت من المصحف کو منع کیا۔

نمبر (۱) عمل کثیر نمبر (۲) تلقن من الخارج۔ آپ نے تلقن من الخارج کے بارے میں تو علماء مانعین کا اضطراب ملاحظہ فرما لیا۔ ذرا عمل کثیر کے بارے میں بھی اضطراب ملاحظہ فرمائیں۔ بحر الرائق میں ہے:

فاما الحافظ فلا تفسد صلوٰته (ای بحمل المصحف) فی قولهم جمیعًا۔ (بحر الرائق، ج ۲، ص ۱۸)

اب بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حافظ ورق الٹ پلٹ کرے تو عمل قلیل ہے اور اگر ناظرہ خواں ورق الٹ پلٹ کرے تو عمل کثیر ہے؟ تأمل خلاصہ یہ ہے کہ صاحبین کا نظریہ اس بارے میں راجح ہے۔

کیونکہ ان کے نزدیک نماز بھی عبادت ہے اور قرأت من المصحف بھی عبادت ہے۔ والعبادة انضمت الی عبادة اخریٰ۔ نیز قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا یاد پڑھنے سے بہتر ہے تو بہتر کام میں کوئی کراہت نہیں ہوتی۔ تمام کتب فقہ میں صاحبین کا قول موجود ہے جس سے ثابت ہوا کہ مسئلہ مانحن فیہ میں ائمہ احناف کی طرف سے بھی جواز کا قول ہے اور اصول فتویٰ یہ ہے وعند اختلاف الأقاويل كان فعله اولى من تركه. غنیۃ المستملی للشیخ محمد ابراہیم بن محمد الحلبی، ص ۲۴۔

خلاصہ یہ ہے کہ دعاء حفظ پڑھنے والا اگر ناظرہ خوان ہو تو وہ مصحف شریف ہاتھ میں اٹھا کر ناظرہ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن فقیر یہ وضاحت بھی کردے کہ اگر کسی اہل علم کو میرے اس نظریے سے اتفاق نہ ہو تو بندہ اسے قابل طعن نہیں سمجھتا کہ فروعی مسائل میں علمائے حقہ کا یہی وطیرہ ہے۔ ہم تشدد و تعصب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں کہ فروعی مسائل میں تشدد دین و دنیوی خسران ہے۔

تنبیہ: فقیر نوافل میں قرأت من المصحف کا قائل ہے فرائض کا معاملہ اس سے جدا ہے۔ کیونکہ نوافل میں اور فرائض میں بہت سے مقامات پر امتیاز ہے جو کہ اہل علم حضرات پر مخفی نہیں۔ گو نوافل اور فرائض میں اس تفاوت (یعنی مصحف شریف سے قرأت) کی کوئی دلیل بندہ کو فقہ حنفی سے نہیں ملی لیکن بایں ہمہ بندہ تفاوت کا قائل ہے کہ اصول فتویٰ یہ ہے:

> **وقد صرح علمائنا ان مذهب عالم المدينة رضى الله عنه اقرب الى مذهبنا ويصار اليه حيث لانص من اصحابنا۔** (فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۹۱) واللہ اعلم بالصواب

تنبیہ: علماء مانعین میں سے بعض نے ہماری پیش کردہ احادیث میں تاویلات کی ہیں: جبکہ بعض نے حقیقت پسندی کا ثبوت دیا۔ ہم مؤولین علماء کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرنے کی جسارت کریں گے کہ بلا دلیل تاویلات کی وجہ سے حقیقت مسئلہ کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ فقط اللہ اعلم اگر میری یہ تحقیق حق وصواب ہے تو یہ محض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کرم ہے اور اگر اس میں کوئی غلطی ہے۔ تو میری سوچ اور فکر کی کمی کی وجہ سے ہے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔ **هذا ما ظهرلى فى هذا الوقت والعلم الكامل عندالله**

كتبه العبد المذنب المدعو، ب

مجددی، خادم الافتاء دار العلوم حنفیہ ضیاء سنت فیکٹری، ڈیرہ غازی خان

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی)